رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الامام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر - غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۷ | ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق یکم رجب سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۷۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے کے متعلق تاحال کوئی پختہ اطلاع نہیں ہے۔

۱۹ مارچ کو خطبہ جمعہ جناب قاضی امیر حسین صاحب نے پڑھا اور بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کو بیان کرتے ہوئے ان کی عبرتناک حالت کی طرف توجہ دلائی۔

انڈیمان (کالاپانی) سے ایک صاحب ماسٹر عبد السبحان صاحب جوکہ وہاں کے گورنمنٹ سکول میں ماسٹر ہیں۔ تشریف لائے ہیں۔

دارالامان میں آریوں ہندوؤں اور غیر احمدیوں نے ۱۹ تاریخ کسی قسم کی ہڑتال نہیں کی اور نہ ان کا کوئی جلسہ ہوا۔ دکانیں حسب معمول کھلی رہیں۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے اثر کا نتیجہ ہے۔

اخبار احمدیہ

مدراس میں تبلیغ

جناب حکیم محمد سعید صاحب چودہری مدراس سے اپنے عریضہ بنام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی میں جناب مولوی خلیل احمد صاحب کے لیکچر کے متعلق لکھتے ہیں:-

(۱) ہمارے مکان کے صحن میں حکیم صاحب کا لیکچر "اسلام زندہ مذہب ہے" پر ہوا۔ موافقین اور مخالفین ہر دو اس لیکچر میں موجود تھے۔ گو لیکچر شب کے دس بجے شروع ہوا اور ۱۲ بجے ختم ہوا۔ مگر سامعین کا یہ حال تھا۔ کہ وہ صورت تصویر اس کو سن رہے تھے۔ جس پیرایہ اور جن الفاظ میں اس مضمون کو بیان کیا گیا۔ وہ حضرت مولوی صاحب کا ہی حصہ تھا۔ آپ کی تقریر ایسی دلچسپ اور مسلسل تھی۔ کہ گویا اسلام کی زندگی کا فوٹو نظروں کے سامنے رکھا جارہا ہے۔ آپ نے مختلف مذاہب کے مقابلہ اسلام کے ساتھ کرکے بتلا دیا۔ کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہنے کا شرف رکھ سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی دلائل اور براہین سے ثابت کردیا کہ زندہ رسول صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں (فداہ ابی وامی) اسی ضمن میں آپ نے قرآن کریم کے ساتھ مختلف کتب سماوی کا مقابلہ کرکے واضح کردیا۔ کہ ان کتب کو قرآنی حقایق و معارف سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ سب محرف ہیں۔ اور صرف ایک قرآن شریف ہی ہے جو خاتم کتب سماوی ہے اور جو اسی طرح محفوظ ہے۔ جیسا کہ نازل ہوا تھا۔ آپ کا طرز بیان نہایت دلکش۔ آپ کی تقریر نہایت فصیح۔ اور آپ کی معلومات نہایت وسیع ثابت ہوچکے ہیں۔ اور سامعین سے ہر شخص آپ کی تعریف

میں رطب اللسان تھا۔ آپ کی تقریر ختم ہونے کے بعد سامعین سے یہ درخواست ہوئی۔ کہ بہت جلد دوسرے لیکچر کا انتظام کیا جائے ؞

جناب حکیم محمد سعید صاحب چودہری مدراس سے ۸ مارچ ۱۹۲۰ء کو اپنے دوسرے خط میں لکھتے ہیں :۔

(۲) مولوی خلیل احمد صاحب نے یکشنبہ کی شب کو میرے مکان کے صحن میں وفات مسیح پر ایک پُر لطف تقریر فرمائی۔ تقریر رات کے دس بجے شروع ہوئی۔ اور ایک بجے ختم ہوئی۔ سامعین کو آپ کی پُر جوش تقریر سے بعید مسرت حاصل ہوئی۔ بجائے اس کے کہ وہ وفات مسیح پر تقریر ہونے سے ناراض ہوتے۔ اور ان کے غیظ و غضب کا مقیاس الحرارت اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچتا وہ ٹھنڈے دل اور جوش مسرت کے ساتھ اس کو سنتے رہے۔ اور شب زیادہ ہونے کی کوئی شکایت نہیں کی حضرت مولوی صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام کا ثبوت نہ صرف قرآن مجید سے دیا۔ بلکہ احادیث نبویہ سے بھی توفی اور رفع کے معنے پر آپنے ایسی روشنی ڈالی۔ کہ سامعین کو اس سے کمال درجہ کی تشفی حاصل ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب کا بیان اسقدر مدلل اور معقول تھا کہ کسی کو ضرورت نہیں ہوئی۔ کہ اس کے برخلاف کچھ بیان کر سکے۔ حاضرین پر ایک سکتہ کا عالم طاری تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب کی تقریر تھی۔ جو سامعین پر اپنا پورا اثر قائم کر رہی تھی۔ کسی نے بے ساختہ یہ کہہ بھی دیا ؎

اثر لبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو۔ تری زبان میں ہے

توفی اور رفع کے معنی کو واضح کرنے کے بعد آپنے کلام مجید کی اور بہت سی آیات بھی تلاوت فرمائیں۔ اور احادیث نبویہ بھی پڑہیں جس سے قطعی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی تھی۔ آپنے تحدی کے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت ہو جائے تو پھر نزولی احادیث سے آپ کا نزول سمجھایا جائیگا۔ آپ نے اس امر پر بھی کافی بحث کی۔ کہ کس بناء پر تفاسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ذکر آچکا ہے۔ آپنے یہ بھی فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا فاسد عقیدہ اسلام پر آج ایک برہنہ شمشیر سے کم نہیں ہے جس کی بناء پر عیسائیوں نے اسلام اور خود اس کے مقدس بانی پر سخت سے سخت حملے کئے ہیں۔

المختصر حضرت مولوی صاحب کی تقریر کا اثر ہو رہا ہے اور خصوصاً حق گو اور حق پسند لوگ اس کی معقولیت کی داد دے رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی تقریر تعصب کے پردوں کو پھاڑتی ہوئی دلوں تک اپنا اثر قائم کر رہی ہے ؞

مونگھیر میں تبلیغ

ابو محمد صاحب سکرٹری تبلیغ مونگھیر لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ دنوں میں جب حکیم خلیل احمد صاحب اپنے وطن میں تشریف لائے۔ تو ان کی آمد کی خبر سے مونگھیری معاندین کے کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی۔ اور جب انجمن احمدیہ مونگھیر کی طرف سے اشتہار شایع ہوا۔ کہ حکیم صاحب "دنیا کا نجات دہندہ" کے عنوان سے تقریر فرمائینگے۔ مخالفین نے بھی اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ اور بہت کوشش کی۔ کہ لوگ احمدیوں کے جلسہ میں شریک نہوں۔ اور ہمارے لیکچر گاہ کے قریب ہی مخالفین کے مقرر نے تقریر شروع کی لیکن لوگ اُدھر سے بدمزہ ہو کر ہماری طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ پھر احمدیوں نے دوسرے وقت اشتہار دیا۔ کہ حکیم صاحب کا لیکچر نبیوں کی صداقت پر ہوگا۔ مخالفین نے اس میں بھی آنے سے روکنے کے لئے ایک ٹمٹم لی۔ اور اسپر دو چار آدمی سوار ہو کر شہر میں اعلان کرتے پھرے۔ کہ وہاں مت جانا۔ نبیوں کی تردید ہوگی۔ مگر لوگ آئے اور کثرت سے آئے۔ جنمیں ہندو وغیرہ بھی تھے۔ انہی دنوں میں آریوں کا بھی جلسہ تھا۔ ان سے بھی روح و مادہ وغیرہ مضامین پر بحث کی۔ اور نہایت زبردست حوالجات پیش کئے۔ جس سے متاثر ہو کر بعض ہندوؤں نے حکیم صاحب کی جے کے نعرے لگانے مگر حکیم صاحب نے روک دیا۔ کہ خدا کی جے کے نعرے لگاؤ۔ اس بحث مباحثہ کا شریف پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا ؞

انجمن احمدیہ کوہاٹ کا اعلان

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چونکہ کوہاٹ سرحدی چھاؤنی ہے اور بوجہ سرحدی چھیڑ چھاڑ کے کئی افواج کی نقل و حرکت رہتی ہے۔ اور اسمیں بعض احمدی احباب بھی بفضلہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔ لیکن بوجہ نامعلوم ہونے مکان انجمن کے بہت دیر کے بعد وہ جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور بعض موقعہ پر بہت تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ اس لئے عام آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب کوہاٹ چھاؤنی یا شہر میں تشریف لاویں۔ وہ مندرجہ ذیل مقام پر جو انجمن احمدیہ کوہاٹ کی نماز کی جگہ ہے۔ ضرور تشریف لاویں۔ اور خصوصاً جمعہ کے یوم۔ مکان کو عموماً ۸ بجے سے ۳ بجے تک بند رہتا ہے۔ اور بروز جمعہ ۸ بجے سے ۲ بجے تک باقی اتوار اور دیگر رخصتوں میں کھلا رہتا ہے پتہ یہ ہے :۔ صدر بازار - بالاخانہ - بر دوکان نیاز علی نگریز

خاکسار

صدر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ اور نیٹل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ

درخواست دُعا

جناب مولوی اختر علی صاحب بھاگلپوری لکھتے ہیں کہ بعض لوگ مرض انفلوانزا سے بیمار ہیں۔ اور برادر عبد القیوم صاحب احمدی بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور دوسرے بیماروں کو صحت دے۔ نیز ہمارے پاس پھر بہت سے طلباء کی درخواستہائے دعا آئی ہیں۔ جن کا اسم وار اندراج مشکل ہے۔ احباب تمام طلباء کے لئے خواہ وہ کسی امتحان میں شامل ہوئے ہوں یا ہونے والے ہوں۔ کامیابی کی دعا فرماویں ؞

نماز جنازہ

چودہری غلام رسول صاحب پسر چودہری حاکم علی صاحب چک پنیار اور عبد اللہ صاحب نارووال کے والد فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑہیں ؞

تصحیح

الفضل جلد ۷ نمبر ۸ میں جو جلسہ میں پڑھے جانیوالوں نکاحوں کا اعلان ہوا تھا اس میں نکاح نمبر ۱۳ کا مہر ۵۰۰ کی بجائے ۵۰ روپے اور الفضل نمبر ۷۰ میں "تبادلہ کتب"، جو نوٹ صفحہ ۲ کالم ۲ میں شایع ہوا ہے۔ اس میں جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب کا عہدہ اسسٹنٹ سرجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

مولوی محمد علی صاحب کا فتویٰ مسیح موعودؑ کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب نے سلطان ٹرکی کی خلافت کو جس رنگ اور جس طریق سے "خلافت منصوصہ موعودہ" اور "اسلامی خلافت" قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جبکہ حضرت مسیح موعود نے خلافت ٹرکی کو کہیں "اسلامی خلافت" اور "خلافت منصوصہ موعودہ" اور آیت استخلاف کے ماتحت تسلیم نہیں کیا۔ تو ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ تو صاف اور واضح بات ہے۔ کہ اگر "خلافت ٹرکی" قرآن کریم کی آیت استخلاف کے ماتحت ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ تو سلطان ٹرکی کو خلیفہ تسلیم نہ کرنیوالا خواہ کوئی ہو۔ مسلمان نہیں۔ بلکہ فاسق ہو گا۔ جیسا کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ٹرکی کی تائید میں آیت استخلاف کو پیش کر کے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ:۔

"اللہ یقیناً ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور یقیناً ان کے دین کو ان کے لئے تمکنت اور استحکام دے گا۔ جو اس نے ان کے واسطے پسند فرمایا ہے۔ اور تحقیق ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ وہ میری ہی عبادت کرینگے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جس نے اس کے بعد بھی کُفر کیا یا ناشکری کی۔ تو بس وہ لوگ فاسق ہیں۔"

اَب ان الفاظ کو سامنے رکھ کر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو قائم کرنے کے آئے تھے۔ اور جن سے بڑھ کر آیات قرآنی کے معانی اور مطالب اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ انھوں نے "سلطان ٹرکی" کو خلیفہ تسلیم کیا ہے یا نہیں؟۔ اس میں تو ذرا بھی کلام نہیں۔ کہ آپ نے سلطان ٹرکی کو ہرگز کسی قسم کا خلیفہ تسلیم نہیں کیا جیسا کہ آگے چل کر آپ کی تحریروں سے ثابت کیا جائے گا۔ اس صورت میں یا تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ آیت استخلاف کو آپ نے صحیح طور پر سمجھا ہی نہیں۔ اس لئے سلطان ٹرکی کی خلافت کو اس کے ماتحت تسلیم نہیں کیا۔ یا یہ کہ آپ نے جان بوجھ کر سلطان ٹرکی کی خلافت سے انکار کیے رکھا۔ اور نہ صرف انکار ہی کیا۔ بلکہ اس کے خلاف خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتیں بھی شایع کرتے رہے۔ ان دونوں صورتوں میں مولوی محمد علی کے سلطان ٹرکی کی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت قرار دینے سے حضرت مسیح موعود پر جو فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

ہم بغیر کسی تمہید مزید کے حضرت اقدس علیہ السلام کی عبارت ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

فرماتے ہیں:۔

"رہی یہ بات کہ سلطان روم خلیفۃ المومنین ہے۔ اس کے ارکان کی نسبت ایسے سوء ادب کے الفاظ منہ پر لانا بے باکی اور گستاخی میں داخل ہے۔ سو یہ سراسر ناسمجھی ہے۔ اور درحقیقت جو شخص مجھے ایک کافر دجال بے ایمان کاذب خیال کرتا ہے۔ وہ بے شک میری اس تقریر سے سخت ناراض ہو گا۔ جو میں نے اشتہار مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۷ء میں شائع کی ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ ذرہ اپنے دلوں میں فرض کرو۔ کہ اگر یہ تقریر اس شخص کی طرف سے ہے۔ جو خدا کی طرف سے تیرہ سو برس کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہے۔ اور خدا کا نائب ہے۔ جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے۔ تو کیا سلطان روم کی عظمت کو اس کے مقابل یاد کرنا اور اس کی عظمت کو بالکل بھلا دینا ایمانی ہے یا نہیں۔ جن دلوں پر خدا کی لعنت ہے ان کا تو کچھ علاج نہیں۔ لیکن عقلمند اور ایماندار جانتے ہیں کہ ایسے شخص کے ساتھ جس کو خدا آسمانی خلافت دیکر ایک عظیم الشان کام کے لئے بھیجتا ہے۔ روم کے ایک ظاہری فرمانروا کو کیا نسبت ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔ چاہو تو مجھے گالیاں دو۔ تمہارا اختیار ہے۔ کیونکہ آسمانی سلطنت تمہارے نزدیک حقیر ہے سلطان کا خلیفۃ المومنین ہونا صرف اپنے منہ کا دعویٰ ہے لیکن وہ خلافت جس کا آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ۔ نیز ازالہ اوہام میں ذکر ہے حقیقی خلافت وہی ہے۔ کیا وہ الہام یاد نہیں۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم خلیفۃ اللہ السلطان ہاں ہماری خلافت روحانی ہے اور آسمانی ہے نہ زمینی۔"

(صفحہ ۱۶۳ - مجموعہ اشتہارات مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب)

اس عبارت کو سامنے رکھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان ٹرکی کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ......لوگ کہتے ہیں۔ کہ سلطان ٹرکی خلیفۃ المومنین ہے۔ اس لئے اس کے یا اس کے ارکان کے متعلق کوئی لفظ نہیں کہنا چاہیئے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ سلطان ٹرکی کا دعویٰ خلیفۃ المومنین صرف اس کے منہ کا دعویٰ ہے۔ یعنی ایک ایسا دعویٰ ہے۔ جس پر نہ کوئی

نص موجود ہے۔ نہ خدا کی تائید کا نشان ہے۔ برخلاف اس کے خلیفۃ المؤمنین میں ہوں۔ کیونکہ خدا نے میری خلافت کی گواہی دی۔ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کہا۔ پھر میرے مقابلہ میں سلطان ٹرکی کی کوئی حقیقت نہیں۔ میرے مقابلہ میں سلطان ٹرکی کی خلافت کا ذکر انہی لوگوں کا کام ہے۔ جن کے قلوب خدا کی لعنت کے نیچے ہیں۔

اب ہم جناب مولوی محمد علی صاحب سے جو سلطان ٹرکی کے بڑے مخلص اور معتقد مرید ہونے کے مدعی ہیں سوال کرتے ہیں۔ کہ جناب والا! آپ کے تمام استدلال کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سلطان ٹرکی خلیفۃ المومنین ہے۔ اور اس کی خلافت منصوصہ موعودہ ہے۔ اور جو شخص سلطان کی خلافت کا انکار کرتا ہے۔ وہ **فاسق** ہے۔ اب کیا آپ نے جس طرح مدعی نبوت کو کاذب و دجال کے خطابات اپنے جدید مذہب اور نئے عقائد کی رد سے دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسے گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں اسی طرح . . . . حضرت اقدس جو سلطان ٹرکی کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ آپ کے اسی فتوے کے نیچے ہیں۔ جو خلافت ٹرکی کے منکروں کے لئے آپ نے تجویز کیا ہے ✽

مولوی محمد علی صاحب کے اخبار پیغام صلح نے حضرت مسیح موعود کی مذکورہ بالا عبارت کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ کہ اس میں حضرت صاحب نے سلطان ٹرکی کے زمینی خلیفہ ہونے سے انکار نہیں کیا۔ اور چونکہ انکار نہیں کیا۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے اس کو اسی طرح کا خلیفہ سمجھا ہوا تھا۔ جس طرح کا اب مولوی محمد علی صاحب نے سمجھا ہے۔

پیغام کی اس عجیب و غریب منطق کے متعلق ہم اپنے ایک گذشتہ پرچہ میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا حد درجہ کی بیہودگی اور کم عقلی ہے۔ لیکن اسوقت ہم اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف سے دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"یہ درست ہے۔ کہ میں سلطان رُوم کو اسلامی شرائط کے طریق سے خلیفہ نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہے اور ایسے خلیفوں کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے لیکن یہ میرا قول اسلامی تعلیم کے مخالف نہیں۔ بلکہ حدیث الائمۃ من قریش سے سراسر مطابق ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۳۴)

لیجئے مذکورہ بالا الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے صاف طور پر کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ آپ سلطان روم کو اسلامی طریق سے کسی قسم کا بھی خلیفہ نہیں تسلیم کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ قریش میں سے نہیں ہے۔ اور ایسے خلیفوں کا قریش سے ہونا ضروری ہے۔ اور یہ اسلامی تعلیم کے مطابق ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الفاظ کو پیش کر کے ہم پیغام اور مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعود نے سلطان ٹرکی کے ہر قسم کا خلیفہ ہونے سے انکار کیا ہے یا نہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اور بھی حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن فی الحال اسی پر اکتفا کر کے مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ سلطان ٹرکی کو اسلامی خلیفہ تسلیم نہ کرنیوالوں کو جو آپ نے فاسق قرار دیا ہے۔ اسی کی زد میں حضرت مسیح موعود آتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ حضرت صاحب سلطان ٹرکی کے اسلامی خلیفہ ہونے سے صاف اور کھلے الفاظ میں انکار کر رہے ہیں۔ اور اگر حضرت صاحب پر بھی یہی فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ تو پھر مولوی محمد علی صاحب کس منہ سے اپنے آپ کو احمدی کہتے۔ اور اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی حقیقی تعلیم پر چلنے والا قرار دیتے ہیں۔

مہربانی کر کے مولوی محمد علی صاحب ضرور اسپر روشنی ڈالیں۔ اور صاف اور کھلے طور پر بتلائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے کیا قرار دیتے ہیں ✽

مولوی محمد علی صاحب اس کا کوئی جواب دیں یا نہ دیں سلطان ٹرکی کو اپنا دینی اور مذہبی خلیفہ مان کر جو خطرناک قدم انہوں نے اُٹھایا ہے۔ اس کی زد ضرور حضرت مسیح موعود پر پڑتی ہے۔ اور آپ پر بھی مولوی محمد علی صاحب نے وہی فتویٰ لگایا ہے۔ جو انہوں نے دوسروں کے لئے تجویز کیا ہے یعنی فاسق (نعوذ باللہ)

سمجھدار اصحاب سوچیں اور عقلمند غور کریں۔ کہ مولوی صاحب کہاں سے کہاں پہونچ گئے۔ اور دن بدن ان کا قدم کس طرف اُٹھ رہا ہے ✽

ہمارے امام کے مقابلہ میں امرتسری علماء کا طرزِ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنے امرتسر کے لیکچر میں جو کچھ فرمایا۔ اور اس کا جو اثر شریف النفس لوگوں پر ہوا۔ اس کا اندازہ اخبار وکیل کے اقتباسات سے جو الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اور اسکے مقابلہ میں ملایان امرتسر نے ہمارے متعلق جو طرزِ عمل اختیار کیا تھا۔ اس کا خاکہ بھی وکیل ہی کے حوالے سے پیش کیا جا چکا ہے۔ آج ہم اسی سلسلہ میں امرتسر کے ایک اور غیر احمدی اخبار کی چند سطور درج کرتے ہیں۔ جو اُسنے حضرت خلیفہ ثانی کے لیکچر کا خلاصہ درج کرتے ہوئے بطور تمہید لکھی ہیں۔ لکھتا ہے:۔

"۲۲۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء یوم شنبہ کو مرزا محمود احمد صاحب کا لیکچر متصل ٹاؤن ہال جناب بابو کھنیا لال صاحب میں ہوا کمترین بھی وہاں حاضر تھا۔ جو کچھ سنا اس کا خلاصہ اپنی یادداشت کے مطابق اپنے الفاظ میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:۔

دیگر مولوی صاحبان نے بھی دیگر مواضع میں وعظیں کیں اور لیکچر دیئے۔ اُمید ہے۔ کہ وہ بھی اپنی تقریروں کو جو انہوں نے کی ہیں۔ اخباروں میں شائع کرائیں گے۔ یا اعجاز القرآن میں

شائع کرانے کے لئے بھیجدینگے۔ اس سے ناظرین کو اندازہ کرنے کا موقعہ مل جاویگا۔ کہ دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق قرآن مجید کی زیادہ خدمت کر رہا ہے۔ اور کون لوگوں کے مذاق اور اخلاق کو بگاڑ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ اس طرح غلط رویہ پر چلنے والوں کو ندامت حاصل ہو۔ اور یوں آیندہ کے لئے صحیح طریقہ پر کاربند ہونا سیکھیں۔ اور اپنی کوششوں کو زیادہ مفید بنائیں۔ اور لوگوں کو امن دوست اور حق پسند بننے کا موقعہ دیں "۔

(اعجاز القرآن امرتسر - ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء)

اس کے بعد دوسرے صفحہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کا خلاصہ درج کرکے اخیر میں لکھا ہے کہ :-

"حاصل یہ ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کی وعظ مصالحت اور محبت کا پورا پہلو لئے ہوئے تھی "

یہ ہے۔ ہمارے ایک مخالف کی شہادت جو اس نے اظہار حق کے طور پر دی۔ ہم بآواز بلند کہتے ہیں۔ اور ہمارے امام نے امرتسر میں ہزاروں کے مجمع میں فرمایا تھا۔ کہ ہمارے پاس صداقت ہے۔ ہم صداقت کو پیش کرتے ہیں۔ اور نرمی سے پیش کرتے ہیں۔ جو لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ بیچارے بُرا بھلا نہ کہیں۔ اور پتھر نہ پھینکیں تو اور کیا کریں۔ اخبار اہلحدیث نے امرتسری بدتہذ یوں کی اس قسم کی حرکات کو جو انھوں نے حضرت مسیح موعود کیوقت دکھلائی تھیں اور جن کا اعادہ وہ اب پھر کرنا چاہتے تھے۔ بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور اہل لاہور کو طعن دیا ہے۔ کہ وہاں اتنے لیکچر ہوئے ہیں۔ اونھوں نے کیوں ایسا نہیں کیا لیکن اسے یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی کوششوں سے ان کے بھائی بند نہ کبھی پہلے صداقت کے اثر کو روک سکے ہیں۔ اور نہ اب روک سکتے ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پر امرتسری شریروں نے پتھر پھینکے تھے اس میں اور موجودہ زمانہ میں کتنا فرق ہو گیا ہے۔ کہ اسوقت تو لیکچر بند کرنا پڑا۔ لیکن اب پورے اڑھائی گھنٹہ اسی جگہ اور اسی مقام پر اہل امرتسر کو وہی پیغام کھول کھول کر سنایا گیا۔ جس کے سننے کے لئے کچھ عرصہ قبل وہ تیار نہ تھے۔ اسی امر سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ حق و صداقت کا مقابلہ گالیوں اور پتھروں سے کرنیوالے اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ یا صداقت باوجود ان کی ہر قسم کی کوششوں کے دن بدن مضبوط اور پائدار ہو رہی ہے۔ کاش امرتسری مولوی اسپر غور کریں۔ اور یا تو خود اپنے گھر میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور قوت کو دیکھ کر حق کو قبول کر لیں۔ یا شرم و ندامت کے مارے ڈوب مریں کہ احمدیت کے مقابلہ میں ان کی سب کوششیں بیکار اور سب تدبیریں باطل ہو رہی ہیں ؛

ہندو مسلمانوں کی مذہبی غیرت کا مقابلہ

ایک ہندو اخبار کے یہ الفاظ کہ :-

"اس میں شک نہیں کہ عام جانوروں کی جانوں کے مقابلہ میں انسانوں کی جانیں کہیں زیادہ بیش قیمت ہیں۔ لیکن بعض مذاہب کے نقطۂ خیال سے چند جانور یا چند مراسم جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں "

ان مسلمان کہلانے والوں کے لئے عبرت کا موجب ہونے چاہئیں جو گائے کی قربانی کی اسلامی اجازت کو اس امید پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ کہ اسپر ہندو مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو صاحبان اپنے مذہب پر کتنا پختہ اور مضبوط رہنا چاہتے ہیں۔ کہ چند جانوروں یا چند مراسم کو جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے اگر انہیں اپنی جان دینی پڑے۔ تو دیدینگے۔ اور اگر کسی کی جان لینے کی ضرورت ہو۔ تو لے لینگے۔ لیکن ان کو نہ چھوڑینگے۔ مگر ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ قربانی گائے کی اسلامی اجازت دوسروں کے دباؤ سے نہیں۔ بلکہ خود بخود ہی پس پشت ڈالنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ مسلمان مذہبی غیرت اور حمیت سے دست بردار ہو رہے ہیں۔

ہم ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ دل و جان سے اس کے متمنی ہیں۔ چنانچہ سب سے اول ہمارے ہی حضرت مرزا صاحب نے اس بات کو اٹھایا۔ اور اس کے متعلق "پیغام صلح" نام ایک زبردست مضمون لکھا۔ لیکن ہمارے نزدیک دنیوی اغراض اور مقاصد کے حصول کی امید پر دینی اور مذہبی امور کو ترک کرنا ہرگز مناسب اور موزون نہیں ہے۔ اور نہ اس طرق سے ہندو مسلمان کا اتحاد مستقل اور نتیجہ خیز صورت اختیار کر سکتا ہے ؛

النظر

دافع البلاء "انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کوٹلہ عالیجاہ بی بی بازار" نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر تصانیف و تقاریر سے وہ عبارات منتخب کرکے رسالہ کی صورت میں شائع کی ہیں۔ جن سے طاعون اور وبا سے بچنے کے روحانی اور جسمانی علاج حضور علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ اپنی نوعیت میں نہایت عجیب اور اپنے اثر کے لحاظ سے بفضلہ بہت مفید ہے۔ ضخامت ۲۰ صفحہ۔ اور طباعت و کتابت بہت اچھی۔ اور کاغذ بھی اعلیٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ احباب صرف محصول ڈاک بھیجکر غیر احمدیوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمائیں اور کثرت سے تقسیم کریں ؛

چیلنج جناب قاضی محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور نے ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں علماء مخالفین کو اس بات کا چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ جو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہو گئی ہے اس کا ثبوت دیں۔ اور اسی ذیل میں ان سے دس سوال کئے تھے کہ اگر کوئی ان دس سوالوں کا جواب دے۔ تو فی سوال دس روپے انعام لے۔ اسی چیلنج کو دوبارہ شیخ محمد صدیق صاحب احمدی متصل عدالت کیمپ میرٹھ نے نہایت خوبصورت چھپوایا ہے۔ احباب ان سے منگا کر مخالفین میں تقسیم کریں ؛

نعش کو بطور امانت دفن کرنا

استفتاء ۔ شریعت اسلام میں نعش کو بطریق امانت دفن کرنے کا کیا حکم ہے ۔ اور کسقدر عرصہ کے بعد نعش نکالکو دوسری جگہ لے جانا تجویز فرمایا ہے ؟

اما الجواب ۔ شریعت اسلام میں نعش کو دفن کرنے کے بعد نکالکر دوسری جگہ دفن کرنے کے لئے کسی عذر کی وجہ سے جانا جائز ہے ۔ جیسا کہ بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ میں لکھا ہے :۔

" یخرج بنبشه لحق الآدمی کما اذا اسقط فیه متاعه او کفن بثوب مغصوب "

یعنے مردے کو قبر کھود کر نکالنا جائز ہے ۔ آدمی کے حق کی وجہ سے جیسا کہ جب کسی آدمی کا اس میں اسباب گر جائے یا مغصوب کپڑے میں کفن دیا جائے ۔ پس اسی طرح وہ میت جو کہ اس بات کی وصیت کر گیا ہو ۔ کہ مجھے فلاں جگہ دفن کیا جائے ۔ اور پھر اس کے لئے وہ کثیر حصہ اپنا مال کا بھی دے گیا ہو ۔ تو پھر اگر اس کو کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے امانت کے طور پر دفن کیا جائے ۔ تو اس کے حق کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہے ۔ کہ اس کی لاش کو نکالکر اسی جگہ دفن کیا جائے ۔ جہاں کو وہ وصیت کر گیا ہے ۔ پس یہ ایک عذر ہے ۔

اور شرح فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۲ میں لکھا ہے :۔

" ولا ینبش بعد اهالة التراب لمدة طویلة ولا قصیرة الا لعذر "

کہ مٹی گرا دینے کے بعد میت کو قبر سے نکالنا جائز نہیں ۔ دیر لمبی مدت کیلئے اور نہ تھوڑی کے لئے ۔ مگر کسی عذر کی وجہ سے ۔ اور یہ بات کہ کتنی مدت تک نکال سکتے ہے تو حضرت مسیح موعود نے تو ایسے شخص کیلئے جو طاعون سے مرے ۔ اس کو تین سال کے بعد نکالکر مقبرہ بہشتی میں لایا جائے ۔ فرمایا ہے ۔ ورنہ جب بھی عذر پیدا ہو جائے اسی وقت نکال لے ۔ جیسا کہ بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ میں لکھا ہے :۔

" وموسیٰ علیہ السلام حمل تابوت یوسف علیہ السلام بعد ما اتی علیہ زمان الی ارض الشام من مصر لیکون عظامه مع عظام اٰبائه "

یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کے تابوت کو بعد اس کے کہ آپ کی وفات پر ایک لمبا زمانہ گذر گیا تھا ۔ اٹھا کر مصر سے لاکر شام کی زمین میں دفن کیا ۔ صرف اسی غرض سے کہ اس کی ہڈیاں اپنے باپ دادوں کی ہڈیوں میں مل جائیں ۔ پھر اسی طرح حضرت معاویہ نے جنگ احد کے شہیدوں کو بعد اس کے کہ آٹھ سال ان پر گذر چکے تھے ۔ نکال کر دوسری جگہ لے جانا چاہا تھا جیسا کہ بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ اور مبسوط جلد ۲ صفحہ ۶۹ میں لکھا ہے ۔

قال اللّٰه تعالیٰ وصل علیهم ان صلاتك سکن لهم والصلات فی الاٰیة بمنزلة الدعاء وقیل انهم لم تتفرق اعضاءهم فان معاویة لما اراد ان یحولهم وجدهم کما دفنهم کذا فی البدائع "

اللہ تعالےٰ نے نبی کریم کے لئے فرمایا ہے ۔ کہ تو جنگ احد کے شہیدوں کے لئے دعا کر ۔ کیونکہ تیری دعا ان کے لئے سکینت کا موجب ہے ۔ اور روایت کیا جاتا ہے ۔ کہ ان کے اعضاء متفرق نہیں ہوئے تھے ۔ کیونکہ جب معاویہ نے ارادہ کیا ۔ کہ ان کو وہاں سے نکالکر دوسری جگہ لیجائے تو ان کو ویسے ہی پایا ۔ جیسے کہ دفن کئے گئے تھے پس اسوجہ سے آپ نے ان کو ۔۔ چھوڑ دیا ۔ اسی طرح بدائع میں لکھا ہے ۔ پس اس روایت سے ثابت ہے ۔ کہ میت کو ایک جگہ سے نکالکر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ اگر دوسری جگہ دفن کرنا جائز نہ ہوتا ۔ تو حضرت معاویہ کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے ۔

پھر نیل الاوطار میں لکھا ہے :۔

عن جابر قال دفن مع ابی رجل فلم تطب نفسی حتیٰ اخرجته فجعلته فی قبر علیٰ حدة رواه البخاری والنسائی ۔ جابر سے روایت ہے ۔ کہ میرے باپ کے ساتھ ایک اور آدمی کو دفن کیا گیا تھا ۔ پس میرے دل کو خوش نہ لگا ۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو نکال لیا ۔ اور ایک علیحدہ قبر میں کر دیا ۔ اس پر شارح لکھتا ہے ۔

فلم تطب نفسی فیه دلیل علیٰ انه یجوز نبش المیت لامر یتعلق بالحی لانه لاضرر علی المیت فی دفن میت اٰخر معه " یعنی لم تطب نفسی میں اسبات کی دلیل ہے کہ میت کو قبر کھود کر نکالنا ایسے امر کے لئے جو زندہ کے ساتھ متعلق ہے ۔ دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے ۔ کیونکہ ایک میت کے ساتھ دوسری میت کو دفن کرنے میں تو میت کو کوئی تکلیف نہیں تھی ۔ پھر جابر نے جو اپنے باپ کو نکال کر دوسری جگہ دفن کیا ۔ تو صرف اپنی ناپسندیدگی کی وجہ سے ۔ نہ کسی ایسے امر کے لئے جو میت کے ساتھ متعلق ہو ۔ لیکن ایک ایسی نعش کا اس کا نکالکر دوسری جگہ دفن کرنا میت کے ساتھ بھی متعلق ہے ۔ کہ اس نے وصیت کی تھی ۔ اور مال خرچ کیا تھا ۔ اسی طرح زندوں کے ساتھ بھی متعلق ہے ۔ کہ وہ دوسری جگہ دفن کرنا پسند کرتے ہیں ۔ بدرجہ اولیٰ جائز ہے ۔ اگرچہ وہ امانت کے طور پر نہ بھی رکھتے ۔ تب بھی نکالنا جائز تھا ۔ مگر جب کوئی شخص اسی نیت پر دفن کرتا ہے ۔ کہ میں اس کو کچھ مدت کے بعد نکالکر دوسری جگہ دفن کروں گا ۔ تو اس کا نکالکر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے ۔ اور حتیٰ اخرجته فی لفظ للبخاری فاستخرجته بعد ستة اشهر ۔ بخاری کی دوسری روایت میں آیا ہے ۔ کہ میں خوش نہ ہوا ۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو چھ مہینے کے بعد نکالکر دوسری جگہ دفن کیا ۔ پس امانت کے طور پر کسی عذر کی وجہ سے دفن کرنا ۔ اور پھر کسی کے حق کو پورا کرنے کے لئے قبر کا کھودنا اور دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے ۔

المفتی حافظ روشن علی

(نوشتہ خاکسار جلال الدین احمدی مولوی فاضل)

استفتاء

(سوال) کسی غیر احمدی کے ساتھ برتاؤ یا نشست برخاست رکھنا جائز ہے یا نہیں ۔ (جواب) جائز ہے ۔

(۲) اجناس خرید کر اسمیں سے فائدہ اٹھانا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں (جواب) جائز ہے

(۳) مرد کے لئے سونے کا پہننا درست ہے یا نہیں (جواب) نہیں

(۴) سر کی پیشانی پر انگریزی فیشن کے بال رکھنا جائز ہے یا نہیں (جواب) خلاف سنت ہیں ۔ ہاں حرام نہیں ۔ المفتی خاکسار محمد اسمٰعیل ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درس قرآن کریم کے نوٹ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(مرتبہ غلام نبی بلانوی)

سُوْرَۃ اِبْرَاھِیْم

بقیہ رکوع ہفتم

(گذشتہ سے پیوستہ)

بعینہٖ یہ قاعدہ جو دوسری خدا کی چیزوں کے لئے مقرر ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی کے متعلق بھی ہے۔ یہ نہیں کہ جن لوگوں نے نبی کو مانا۔ فوراً بادشاہ ہو گئے جدھر انھوں نے منہ کیا۔ ادھر فتح ہی فتح نظر آئی۔ یا جنھوں نے انکار کیا۔ وہ فوراً تباہ اور ہلاک ہو گئے۔ اس طرح یہ نہ کبھی ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے ایک وقت اور مہلت ہوتی ہے۔ جسمیں ترقی ہوتی ہے۔ اور اس میں بہت فوائد اور نفع ہیں۔ پس ہر ایک چیز خواہ کتنی جلدی ہونیوالی ہو۔ اس میں بھی ارتقا ہوتا ہے ؏

انبیاء کی ترقی

یہی حال انبیاء کی ترقی کا ہوتا ہے۔ عام لوگ ان کے ارتقاء اور ترقی کو ابتداء میں نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن جب وہ مکمل ہو جاتی ہے۔ تب انھیں نظر آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو ہر روز دیکھ رہے تھے۔ کہ مکہ فتح ہو رہا ہے۔ مگر اسوقت اہل مکہ کفار یہی خیال کرتے تھے۔ کہ ہمارا کچھ نہیں بگڑ رہا۔ آخر کفار کو اسی دن پتہ لگا۔ جب ان کو وہاں سے نکلنا پڑا۔ اور مصیبت ان کے سر پر ہی آ پڑی۔ تو انبیاء کا ارتقاء ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔ ہر ایک کو اس دن نظر آتا ہے جب اس کا آخری وقت آجاتا ہے۔ فرمایا۔ ولا تحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظلمون۔ یہ مت گمان کرو۔ کہ اللہ ان ظالموں کے اعمال سے غافل ہے۔ روزانہ ان کی ہلاکت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور رسول کی ترقی کے سامان بڑھ رہے ہیں۔ گو ان کو نظر نہیں آتے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف کچھ نہیں ہو رہا۔ لیکن انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار اس کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اس دن انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ اللہ ان کے اعمال سے غافل نہیں تھا۔ بلکہ ان کا ہر ایک ڈھانچہ بنا ہوا تھا۔ جو ایک مقررہ دن تک کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اور وہ دن ایسا ہو گا۔ جبکہ ان کی آنکھیں پھرا جائینگی یعنے ان کے ہوش و حواس جاتے رہینگے ؏

کفار کی عذاب کے وقت کی حالت کا نقشہ۔

مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْھِمْ طَرْفُھُمْ ج وَاَفْـِٕدَتُھُمْ ھَوَآءٌ

وہ دن ایسا خطرک ہو گا۔ کہ اپنے سروں کو اونچا کئے ہوئے دوڑتے ہوئے چلے جائیں گے۔ اپنے پہلو کی طرف بھی مڑ کر نہیں دیکھ سکیں گے۔ اور ان کے دل خالی ہو جائینگے۔ یہاں یہ نہیں بتایا۔ کہ کدھر دوڑتے جائینگے۔ اس لئے یہی سمجھا جائیگا۔ کہ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دوڑتے جائینگے۔ چنانچہ جب مکہ فتح ہوا۔ تو کچھ لوگ اس طرح بے تحاشا دوڑتے چلے گئے۔ کہ سمندر کے کنارے جا پہنچے۔ یہ دنیا میں ان کے حواس گم ہوتے کا ثبوت

تھا - پھر مُقْنِعِیْ رُءُوْسِہِمْ کے یہ بھی معنے ہیں - کہ پاؤں کی طرف دیکھنا - خاموش ہوجانا - سر ڈالے ہوئے کھڑے رہنا - اور یہ سب گھبراہٹ اور خوف کی علامتیں ہیں -

وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ کے یہ معنے ہیں - کہ دل ان کے خالی ہو جائینگے اور باتوں کو بالکل بھول کر خوف میں منہمک ہو جائینگے - یہ محاورہ ہے عربی زبان کا جو بزدل یا بے خوف کے لئے بولا جاتا ہے -

حضرت ابراہیم کی اولاد سے خطاب

اس رکوع سے پہلے چونکہ حضرت ابراہیم کی دُعا کا ذکر ہے اس لئے یہاں زیادہ تر مخاطب ان ہی کی اولاد کے لوگ ہیں - اور پھر دوسرے کافر - حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کے لئے خداتعالےٰ سے دعا کی تھی - کہ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم - لوگوں کے دل ان کی طرف جھکیں - لیکن یہ اسی وقت تک ہو گا - جب تک خدا کے فرمانبردار رہینگے - اور جب خدا کے احکام کے خلاف کہنے لگ جائیں گے - تو ادھر سے دل ان کی طرف جھکنے تو الگ رہے - ان کے اپنے دل بھی گرنے لگ جائیں گے - یہاں بتایا - دیکھو یا تو انہوں نے خدا کی محبت ایسی حاصل کی - کہ لوگوں کو اپنا دیوانہ بنا لیا - یا اب ایسے گر گئے - کہ خود دیوانے ہو گئے - پھر یا تو ایک وقت تھا جب خدا کے احکام پر چلتے تھے - تمام دنیا کے لوگ ان سے ڈرتے تھے - لیکن اب ان کی یہ حالت ہو گئی ہے - کہ خود ڈرپوک ہو گئے ہیں -

وَسَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَتَبَیَّنَ لَکُمْ کَیْفَ فَعَلْنَا بِھِمْ وَضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ -

فرمایا - تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے ہو - جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا - یعنی خدا کا مقابلہ کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا - اور یہ تم پر واضح ہو گیا ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ پھر کیا کیا - تمہیں چاہیئے - کہ ان سے عبرت پکڑو - اور خداتعالےٰ کی اطاعت کرو - ورنہ تمہارا بھی وہی انجام ہو گا +

ایک آسمانی محاورہ

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ - یہ آسمانی محاورہ ہے - ایک حالت کو بدل کر دوسری کو قائم کرنے کے متعلق آتا ہے - چنانچہ توریت میں آتا ہے - جب تک زمین و آسمان ٹل نہ جائیں - اس کا ایک شعشہ نہ کم ہو گا - حالانکہ خود اسی میں ہے - کہ آتشی شریعت آئیگی - تو اس کا مطلب یہ کہ جو موجودہ شریعت ہے - اس کو بدل کر نئی قائم کی جائے گی - یا پہلے جو جماعت ہے - اس کو بدل کر نئی بنائی جائیگی - جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا بھی الہام ہے - کہ نئی زمین اور نیا آسمان بناؤں - جس کا یہی مطلب ہے - کہ نیا سلسلہ قائم کروں گا فرمایا - وہ دن آنے والا ہے - جبکہ زمین و آسمان بدلے جائینگے - یعنی کفار کی جگہ مؤمنوں کو قائم کیا جائے گا - اس دن ان کو پتہ لگیگا - کہ اللہ سب پر غالب ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُورۃ الحجر

رکوع اوّل

(۶ - جون ۱۹۱۹ء)

الٓمّٓ اور الٓرٰ میں ایک فرق ہے - اور وہ یہ الٓمّٓ میں انبیاء کی ترقی کے باطنی سامانوں پر زور دیا جاتا ہے - اور اس میں ظاہری سامانوں پر -

فرمایا - تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ - یہ آیتیں ہیں اس سورۃ کی - الکتٰب - ایک کامل کتاب کی اور قران مبین کی +

کامل کتاب

قرآن کریم کا نام پہلی کتابوں میں بھی اور قرآن کریم میں بھی الکتٰب آتا ہے - یعنی مکمل کتاب - تو فرمایا - یہ آیتیں ایک ایسی کتاب کی ہیں - کہ وہی اصل میں کتاب کہلانے کے قابل ہے - کیونکہ یہی کامل کتاب ہے ہر ایک کمال اپنی طرف دلوں کو کھینچ لیتا ہے - کسی نے کہا ہے - کہ کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی - تو کمال جب پیدا کر لیا جاتا ہے - تو لوگوں کی توجہ خود بخود اس کی طرف ہو جاتی ہے -

پس فرمایا - یہ کامل کتاب کے حصے ہیں - اب جبکہ اس کے ساتھ کمال آگیا تو کیا دنیا میں کامیاب نہ ہوگی - دوسری کتابیں جو محض وقتی ضروریات کے لئے آئی تھیں - ان میں پورا کمال نہ تھا - لیکن وہ بھی کامیاب ہوگئیں - تو جب مفید اور بابرکت چیز خواہ حد کمال کو نہ پہونچی ہو - اس کو بھی کوئی مٹا نہیں سکتا - خواہ بادشاہ ہو یا کوئی اور - تو جو اپنے ساتھ کمال رکھتی ہو - اُسے کون مٹا سکتا ہے -

قرآن کریم کامل کتاب ہے

پھر قرآن مجید تو ایسا ہے - کہ جس کی ہدایت و رشد خوبی آپ ہی آپ ظاہر ہو رہی ہے - جیسا کہ کسی نے کہا ہے - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - یا قرآن تو ایسا ہے - جو ہر ایک خوبی اور ہدایت کو بیان کرتا ہے - جو دعویٰ بیان کرتا ہے اس کے دلائل بھی خود ہی دیتا ہے - چنانچہ قرآن صرف یہ نہیں کہتا - کہ خدا کو مانو - بلکہ خدا کی ہستی کا ثبوت بھی دیتا ہے - اسی طرح حشر نشر - ملائکہ - رسول کے دعوےٰ ہی پیش نہیں کرتا - بلکہ ان کی صداقت کے دلائل بھی دیتا ہے ایسی کتاب کا کون مقابلہ کر سکتا ہے - یورپ کے لوگ اسلام کے بڑے دشمن ہیں - مگر وہ بھی تسلیم کرتے ہیں - کہ قرآن سے اصل تعلیم اسلام کی معلوم ہو سکتی ہے - اسلام کی حقیقی تعلیم معلوم کرنے کے لئے اوروں کی باتیں خواہ دوستوں نے کہی ہیں یا دشمنوں نے - ان کو نہ دیکھو - قرآن کو ہی دیکھو - پھر ایک شخص

سکھتا ہے۔ کہ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو خواہ کچھ کہو۔ کہ وہ ایسا تھا۔ ویسا تھا لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ محمدؐ کو خدا کا جنون تھا۔ قرآن کا کوئی صفحہ کھول کر دیکھو۔ اس میں وہ خدا ہی خدا کا ذکر کرتا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ قرآن کے ایک ایک لفظ سے خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اس کی قدرت اور جلال کا اظہار ہوتا ہے +

اسلامی تعلیم کی سچائی کا اعتراف کیونکر کیا جاتا ہے

فرمایا رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ کیا ایسی کامل تعلیم کے متعلق کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ نہ پھیل سکیگی۔ غیر متعصب اور ماننے والے لوگ تو الگ رہے جو اس کے منکر اور دشمن ہیں۔ وہ بھی بہت دفعہ قرآن کریم کی تعلیم کو دیکھ کر خواہش کرتے ہیں۔ کہ کاش! ہم مسلمان ہوتے۔ یہ نہیں کہ منہ سے ایسا کہتے ہیں۔ منہ سے تو بہت دفعہ ضد اور عداوت کی وجہ سے اقرار نہیں کیا جاتا۔ لیکن دل میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ یا یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ایک ہی بات جو ایسے لوگوں سے سنی جائے جن سے نفرت ہو۔ اس کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لیکن وہی بات جب دوسرے سے سنی جائے۔ تو تسلیم کر لی جاتی ہے۔ ایک بڑا مشہور انگریز مصنف بائبل کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ اس میں جو نام آتے ہیں۔ وہ بدل دئے جائیں۔ تو کوئی اسکو پڑھنا بھی پسند نہ کرے۔ لیکن عیسائی لوگ چونکہ ایسے نام پاتے ہیں۔ جن کی شروع سے عزت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کو فوراً مان لیتے ہیں۔ اور بڑے اخلاص سے ان کے حالات کو پڑھتے ہیں۔ تو پرانے تعلق اور علاقہ میں لوگ ایسے جکڑے ہوتے ہیں۔ کہ اس سے علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ لیکن دل سے صداقت اور حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ پس رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ کے یہ معنے نہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہو جائیں۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کاش! ہم اس تعلیم پر عمل کرتے۔ یہ تو عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اخلاقی تعلیم جو قرآن کریم نے دی ہے اگر قرآن کی طرف منسوب کر کے بیان کی جائے۔ تو ہر ایک عقلمند کہہ اٹھیگا کہ کاش! میرے اخلاق ایسے ہوتے۔ اس طرح تو عام طور پر اسلامی تعلیم کے اعلےٰ ہونے کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ لیکن یوں بھی کئی لوگ اسلام کی تعلیم کی خوبیوں کا اعتراف کرتے۔ اور اپنے مذہب میں ان کے نہ ہونے پر افسوس کرتے ہیں۔ مثلاً جس طرح اب یورپ طلاق کے بارے میں اسلام کی تعلیم کے سچے ہونے کا اعتراف کر رہا ہے۔ اور انجیل میں اس کے نہ ہونے پر اسے افسوس ہے +

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ ان کو چھوڑ دو۔ کہ کھائیں۔ پیئیں اور فائدہ اٹھائیں۔ اور یہ اپنی آرزوؤں میں پڑ کر غافل ہو جائیں۔ عنقریب یہ جان لینگے۔

یہاں یہ نہیں بتایا کہ کیا جان لینگے۔ اور یہ اسلئے کہ تا مضمون میں وسعت پیدا ہو۔ اور وہ اس طرح کہ وہ تمام ان نتائج کو دیکھ لیں گے۔ جو برے افعال کرنیوالوں کو پہنچا کرتے ہیں +

ہر ایک بستی کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ

فرمایا۔ ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی۔ مگر اس کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ ہر بستی کے لئے ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ لیکن وہ وقت مقرر ظلم سے نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی اعمال کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ مگر ہوتا ضرور ہے۔ کہ فلاں قوم فلاں بستی کی عمر اتنی ہو۔ اس سے بڑھ نہیں سکتی۔ اور نہ گھٹ سکتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اسوقت جبکہ کسی بستی کے ہلاکت کا ایک وقت آتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالم اور دانا زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ جیسا کہ جرمنی کے ساتھ ہوا اسوقت جبکہ اس نے لڑائی شروع کی۔ اس میں عالم۔ دانا اور موجد اسوقت سے زیادہ تھے۔ جبکہ اس نے ترقی شروع کی تھی۔ لیکن اب وہ بہت گر گئی ہے۔

اس آیت میں آیا ہے۔ کہ ہر ایک امت کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ جو گھٹ بڑھ نہیں سکتا۔ لیکن ادھر قرآن شریف میں یہ بھی آتا ہے۔ عمر گھٹ بڑھ سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ جس حالت میں کوئی قوم ہوتی ہے۔ اگر اسی میں رہے۔ تو پھر جو حد مقرر ہوتی ہے۔ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ لیکن اگر وہ اپنی حالت بدل لے۔ تو پھر اس کے مطابق اس سے سلوک بھی بدل جاتا ہے۔ اگر اپنی اصلاح کرلے۔ تو وقت بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر پہلے سے بھی گر جائے۔ تو گھٹ جاتا ہے۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کا پہلے ذکر آتا ہے۔ وہ منہ سے اسلام کی صداقت کا اقرار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اسلام سے الگ کرکے اسلام کی تعلیم کو ماننا چاہتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کہتے۔ تو رسول کریم کو مجنون نہ کہتے۔ ان کا مجنون کہنا بتاتا ہے۔ کہ وہ اسلام کی تعلیم کو اسلام کے نام کے ساتھ نہ مانتے تھے۔ بلکہ کہتے تھے۔ اے وہ شخص جس پر ذکر نازل ہوا ہے (ذکر تمسخر کے طور پر کہتے) تو مجنون ہے۔ ایسی باتیں کہتا ہے۔ جو کبھی پوری نہیں ہوسکتیں۔ اگر تو مجنون نہیں۔ بلکہ سچا ہے۔ تو پھر ملائکہ کیوں نازل نہیں ہوتے یعنی تو ہم پر کیوں عذاب نہیں لے آتا۔ فرمایا۔ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝ ملائکہ ہم نازل نہیں

کیا کرتے۔ مگر ایسی بات کے ساتھ جو ٹلا نہیں کرتی۔ اور وہ ضرور ہو کر ہی رہتی ہے پس اگر ملائکہ تم پر عذاب لے کر آ گئے۔ تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو سکیگا۔ تم تو ہلاک اور برباد ہو جاؤ گے۔ پس اب جبکہ ہم تم کو متنبہ کر رہے ہیں یہی وقت تمہارے فائدہ اٹھانے کا ہے ✣

قرآن کریم کی حفاظت کا دعویٰ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ جو قرآن کریم کے متعلق کیا گیا ہے۔ اور یہ دعویٰ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ قرآن نے ہی ہمیشہ کے لئے قائم رہنا تھا۔ ایک کتاب کی حفاظت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک صوری۔ دوسری معنوی۔ اس کے مطابق ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں۔ اس کے متعلق حفاظت کا یہ اتنا بڑا دعویٰ مکہ میں ہوا جہاں تحریر کی رسم بہت ہی کم تھی۔ پھر کم ہی نہ تھی۔ بلکہ زبانی یاد رکھنے کی نسبت لکھنا ناپسند کیا جاتا تھا۔ ایسی قوم میں ایسے زمانہ میں قرآن کی حفاظت کا دعویٰ کرنا بہت بڑا دعوےٰ تھا۔ مگر باوجود اس کے آج دنیا اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ سوائے قرآن شریف کے اور کوئی کتاب محفوظ نہیں ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے سامان ہی ایسے کئے ہیں۔ کہ قرآن شریف محفوظ رہ سکتا تھا۔ اول تو یہ کہ قرآن کریم کی عبارت اس قسم کی ہے۔ اور اس ترتیب سے ہے۔ کہ بآسانی یاد ہو سکتی ہے۔ اور قوت حافظہ بہت جلد اس کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ نظم انسان کو آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں نہ تو نثر کی طرح سنجیدگی ہوتی ہے۔ اور نہ مضمون اس قدر وسیع بیان کیا جا سکتا ہے جس قدر نثر میں ہوتا ہے۔ اس لئے کامل تعلیم کے لئے نثر کا ہونا ضروری ہے یہی وجہ ہے قرآن کریم نثر میں اتارا گیا۔ لیکن ایسی نثر میں کہ بڑے بڑے ادیب کہتے ہیں۔ ... ... کہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ قرآن کریم نظم ہے یا نثر۔ اس لحاظ سے کہ ترتیل سے پڑھا جاتا ہے۔ نظم ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ اس کے وسیع مطالب پر غور کیا جائے۔ نثر ہے۔ اس لئے آسانی سے حفظ کیا جا سکتا ہے ✣

دوسرا سامان اس کی حفاظت کا یہ ہے۔ کہ بہت مختصر ہے۔ اور ایسے الفاظ میں مطالب کو بیان کیا ہے۔ جو ذو معانی ہیں۔ اندر بڑی بڑی تفصیل ان سے ظاہر ہوتی ہے ✣

تیسرا سامان یہ ہے۔ کہ ایسی ترتیب سے الفاظ رکھے گئے ہیں۔ کہ اگر ایک لفظ بدل دیا جائے۔ تو اس زبان کا جو واقف ہے۔ اس کی فطرت بول اٹھیگی۔ کہ کچھ رہ گیا ہے ✣

ان باتوں سے یہ ثابت ہے۔ کہ قرآن اس طرح محفوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن ایک بات ایسی بتاتا ہوں۔ کہ قرآن شریف خود اس بات کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ میں اب بھی محفوظ ہوں۔ اور یہ باطنی سامان حفاظت ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلام میں ہمیشہ مجدد ہوتے رہے ہیں۔ جو بتاتے رہے ہیں۔ کہ اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا۔ وہ خدا سے سیکھ کر قرآن کے معانی لوگوں کو سکھاتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ حالت ہو گئی۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا یا لو کان القرآن معلقاً بالثریا۔ تو مسیح موعود آئے۔ اور آپ نے آ کر اس کی معنوی حفاظت کا ثبوت دیا ✣

پھر ایک طرح جو حفاظت ظاہر ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ لاکھوں آدمیوں نے اسے حفظ کیا۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ میں مختلف ممالک میں پھیل گیا۔ ایسی صورت میں اس میں تغیر ہونا ناممکن تھا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف کی حفاظت کا دعویٰ کس عظیم الشان طریق سے پورا ہوا ہے ✣

آسمانی نشان دیکھ کر کفار کی حالت

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝

فرمایا۔ اور اگر ہم ان پر آسمانی دروازہ کھولیں۔ آسمانی دروازہ سے مراد نشان آسمانی ہے۔ کہ اگر ان کو آسمانی نشان دکھایا جاوے۔ اور وہ چڑھنے لگ جائیں۔ یعنے اسے مضبوط اور پختہ سمجھنے لگیں۔ تو بھی کہدیں۔ کہ یہ تو ہم سے دھوکہ کیا گیا ہے یا ہماری عقل ماری گئی ہے۔ یا یہ کہ یہ تو ایسی پیچدار باتیں کر دی ہیں۔ کہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ یا ایسی خوبصورت باتیں کی ہیں۔ کہ ہمیں دھوکہ لگ گیا ہے ✣

رکوع دوم

(۷-جون سنہ ۱۹۱۹ء)

آسمانی بروج

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ فرمایا۔ ہم نے آسمان میں بروج بنائے ہیں۔ اور ان کو ہم نے دیکھنے والوں کے لئے زینت دی ہے۔

بروج (۱) تاروں کو کہتے ہیں (۲) وہ منازل جن پر چاند۔ سورج وغیرہ قائم ہیں ✣

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝

فرمایا جو آسمانی علوم ہیں۔ ان پر شیطان مقدرت نہیں رکھتا۔ ہاں جو چرائے۔ اس کے پیچھے شہاب لگایا جاتا ہے۔ کھلا کھلا یہ روحانی علوم کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ علم جو غیب سے حاصل ہوتا ہے اس پر انبیاء کا ہی قبضہ ہوتا ہے

(اشتہارات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بنایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے کہ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں یہ حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت الاسلام نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی چشم اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ اصلی ممیرا کی قیمت عہ روپیہ فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے ۔

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ و سلس البول و سیلان منی و یبوست اور درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قسم اول عہ

المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

قادیان دارالامان میں ٹریننگ کلاس و نارمل کلاس

اپریل سنہ ۱۹۱۹ء میں ٹریننگ کلاس جاری کیگئی تھی۔ اس کے طلباء فروری سنہ ۱۹۲۰ء میں امتحان سے فارغ ہو کر مدارس احمدیہ میں چلے جائینگے

اس سال پھر قادیان میں دو کلاسیں کھولنے کا ارادہ ہے۔ ایک ٹریننگ کلاس۔ جسمیں اردو پرائمری پاس اور مڈل فیل امیدوار کو داخل کیا جاویگا۔ اور دوسری نارمل کلاس۔ جسمیں اردو مڈل پاس امیدوار داخل ہو سکتے ہیں۔ وظیفہ ٹریننگ کلاس والوں کو فی طالب علم سات روپے اور نارمل والوں کو نو روپے دیا جاویگا۔ ہر ایک کلاس میں بیس بیس وظائف ہونگے۔

یہ کلاسیں اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو جاری ہو جائینگی۔ اس لئے جلد تمام درخواستیں داخلہ کیلئے جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کیحدمتمیں پہونچ جانی چاہئیں ۔

(۲) گرلز سکولوں کیلئے معلمہ اساتذہ کی ضرورت ہے ۔

نئی گھڑیاں

بمعہ گارنٹی

جیب کلاک اور ویسٹ اینڈ کی گھڑیاں قیمت کم از کم صہ تا عہ عمدہ قسم گارنٹی ۵ و ۱۰ سال

مختلف قسم کی پائدار گھڑیاں قیمت چھ روپے تا پندرہ۔ گارنٹی دو چار سال ۔ راسکوپ وغیرہ قیمت صہ تا ہے۔ جن کی گارنٹی نہیں۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت بنصف درجن پر محصول معاف۔ احباب فرمائش کریں ہم کمال خیر خواہی عمدہ مال بھیجیں گے ۔

جگانیوالے بڑے ٹائم پیس مضبوط قسم کے عرصہ تک چلنے والے قیمت معہ محصول ڈاک چھ روپے

المشتہر۔ ایچ سعادت علی احمدی۔ مرچنٹ اینڈ واچ ریپیرر شاہجہانپور

ضرورت ہے

چند نوجوانوں کی جو کہ بغیر سرمایہ کے ہمارے بیوپار میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ایک معمولی پڑھا ہوا آدمی بھی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ کما سکیگا۔ اور ملازم فرصت کے وقت کام کر کے کافی روپیہ پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمارا مدعا صرف نوجوانوں کو غلامی سے بچانا اور بیوپار سکھانا ہے ۔

پتہ

مینیجر الیکٹرن ایجنسی لاہور سیکلیگن روڈ

لاہور میں احمدی دواخانہ

جس کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے رفیق مرلیضان رکھا ہے۔ جسمیں ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں کہ اگر کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو۔ تو میری معرفت طلب فرما دیں۔ باہر کے آرڈر بھی بلائی کئے جاتے ہیں

عبدالجلیل رفیق مریضان۔ میڈیکل ہال۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

ضروری اطلاع

ہائی سکول قادیان میں ایک ڈرائنگ ماسٹر سرٹیفکیٹیڈ اور چار جے۔ وی مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو صاحب مدرسہ ہذا کی ملازمت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی درخواست بمعہ نقول سندات جلد ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کے پاس بھیجدیں۔ تنخواہ معقول دیجائیگی۔ احمدی احباب کے لئے اچھا موقعہ ہے

قاضی عبداللہ عفا اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر قادیان

کپاس کا عمدہ بیج اور زراعت کے متعلق مشورہ

اگر کسی زراعت کار یا زمیندار احمدی بھائی کو کپاس کا عمدہ بیج درکار ہو۔ تو لائل پور سے معرفت محکمہ زراعت پنجاب مل سکتا ہے نیز زراعت کے متعلق اگر کوئی امر دریافت کرنا ہو تو مندرجہ ذیل افسران زراعت سے دریافت کر سکتے ہیں :-

(۱) جناب صاحب بہادر پروفیسر زراعت۔ زراعتی کالج۔ لائلپور

(۲) جناب صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر صاحب بہادر زراعت۔ لائلپور

(۳) جناب صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر صاحب بہادر زراعت منٹگمری

(۴) ڈپٹی ڈائرکٹر بہادر زراعت گورداسپور

(۵) ” ” ” ” حصار

ممالکِ غیر کی خبریں

(لنڈن ۱۱ مارچ)

شام کی آزادی کا اعلان
ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کو بیروت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۸ مارچ کو شامی کانگریس منعقدہ بمقام دمشق نے شام کی آزادی کا اعلان کیا۔ اور کہ امیر فیصل کو ۹ مارچ کو تاج شاہی پہنایا جانے والا تھا۔
اس سلطنت میں فلسطین، لبنان اور شمالی عراق عرب شامل ہونگے ٭

قسطنطنیہ پر قبضہ عارضی ہو گا
کلکتہ کے ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار خاص لنڈن سے تار دیتا ہے۔ کہ ولایتی اخبار ڈیلی ایکسپرس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ آرمینیا اور سلیشیا میں از سر نو قتل عام ہوئے تھے۔ اور تھریس میں یونانیوں پر ترکوں نے حملہ کیا تھا۔ اس لئے اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ قسطنطنیہ پر قبضہ کریں اور جب تک ترک قتل عام کے اصل مجرموں کو سزا اور مناسب معاوضہ نہ دیں۔ اتحادی قسطنطنیہ پر قابض رہیں ٭

خلافت ڈیپوٹیشن کا حشر ولایت میں
پارلیمنٹ لنڈن میں لفٹنٹ کرنیل جیمز کو جواب دیتے ہوئے مسٹر فشر نے کہا۔ خلافت ڈیپوٹیشن کے ساتھ جس کا لیڈر محمد علی ہے۔ اور جو صحیح طور پر مسلمانان ہند کا نمایندہ ہے۔ گورنمنٹ انڈیا کا کچھ تعلق نہیں ہے یعنے جس طرح گورنمنٹ انڈیا کو خلافت ڈیپوٹیشن سے کچھ تعلق نہیں۔ اسی طرح پارلیمنٹ بھی کسی قسم کی ذمہ واری لینے سے قاصر ہے ٭

ٹرکی میں نئی وزارت کی قائمی
قسطنطنیہ سے ایک تار منظر ہے کہ عالم پاشا نے ٹرکی میں ایک نئی وزارت قائم کر لی ہے۔ یہ وزارت پہلی وزارت کے عین مشابہ ہے کسی قسم کا فرق نہیں ہے ٭

جرمنی میں اتحادی افسروں کی بےعزتی
برلن دار الخلافہ جرمنی سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ بمقام برمین میں اتحادیوں کے تین اعلےٰ فوجی افسروں پر حملہ کیا گیا۔ اور ان کو مار پیٹ بھی کی گئی۔ اس بارہ میں تحقیقات ہو رہی ہے ٭

جرمن وزیر خارجہ کا اظہار افسوس
لنڈن ۹ مارچ۔ جرمنی کے وزیر خارجہ نے فرانسیسی منسٹر امور سے ایڈن ہوٹل کے واقعہ پر رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اس واقعہ میں پروشیا کے پرنس جو چم البریکٹ بھی شریک تھے۔ اور وزیر موصوف نے اس امر کا وعدہ کیا۔ کہ مجرمین کو کافی سزا دی جائیگی ٭

عہدنامہ صلح اور پریزیڈنٹ ولسن
لنڈن ۹ مارچ۔ واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ پریزیڈنٹ ولسن نے پھر عہدنامہ صلح پر مباحثہ کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے اسلئے جمہوری طبقہ کے ممبران سینیٹ عہدنامہ صلح کی تصدیق کے خلاف رائے دینے پر مجبور کئے جائینگے۔ اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ سرکاری نقطہ نظر سے عہدنامہ صلح بالکل بیکار ہو جائیگا ٭

امریکہ اور سوویٹ روس
لنڈن ۱۰ مارچ۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے۔ کہ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے سوویٹ روس سے تجارتی تعلقات کے قائم کرنے کی اجازت دینے کا تصفیہ کر لیا ہے، اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اتحادیوں نے اس کے لئے ایک پالیسی بیان کر دی ہے۔ لیکن اس کا ہر دائی کے یہ معنے نہیں کہ امریکہ سوویٹ روس کی گورنمنٹ کو بھی قبول کرنے پر تیار ہے ٭

جرمنی میں ایک فرانسیسی کا قتل
جرمنی کے دار الصدر برلن کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے ایک شہر کے محافظ جرمنوں اور فرانسیسی سپاہیوں کا مقابلہ ہو گیا۔ ایک فرانسیسی مارا گیا۔ جرمنوں نے اس بنا پر لاش دینے سے انکار کر دیا۔ کہ یہ قتل امن عامہ کے تحفظ کے لئے عمل میں آیا ہے ٭

اتحادیوں کے خلاف سازش
چونکہ فرانس نے بہت زور دیا ہے کہ جرمنی سے ملزمین جنگ لئے جائیں۔ اس لئے جرمنوں نے سازش کی ہے کہ وہ جرمن علاقہ ...

ہندوستان کی خبریں

جمشید پور کی ہڑتال
کلکتہ ۱۶ مارچ۔ جمشید پور میں کارخانہ ٹاٹا کی ہڑتال کی تازہ خبروں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کل تو نئے صبح لوگ جمع ہوئے فوج نے فائر کئے۔ نقصان جان کا اندازہ ۱۵۵ کے قریب ہے۔ بنگال۔ ناگپور ریلوے افسران نے ٹاٹا نگر اسٹیشن اور لائن کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے ٭

بے تار برقی کا سکول
کئی لاکھ روپیہ کی لاگت سے راولپنڈی میں عنقریب ایک بے تار برقی کا سکول قائم کیا جانیوالا ہے ٭

پنشنوں میں اضافہ کی درخواست
پنجاب کے سرکاری پنشن یافتوں نے ہز آنر کی خدمت میں ایک تار بھیجکر اپنی پنشنوں میں اضافہ کئے جانے پر زور دیا ہے ٭

موٹر کے ذریعہ کاشت کا تجربہ
لائل پور میں اب موٹر ٹریکٹر کے ذریعہ کاشت کا کام تجربتہ شروع کیا جانیوالا ہے ٭

گوجرانوالہ کے سٹیشن کو بدلنے کی تجویز
ریلوے حکام غور کر رہے ہیں کہ گوجرانوالہ کے اسٹیشن کو موجودہ جگہ سے کسی دوسرے موزون مقام پر تعمیر کیا جائے۔ اور جو جگہ تجویز کی جاتی ہے۔ وہ موجودہ اسٹیشن سے ایک میل شمال کی طرف ہے ٭

آتش زدگی سے ۱۵ لاکھ کا عظیم نقصان
سیوری بندر بمبئی میں جوٹا منیا ہل میں آتشزدگی سے ۱۵ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا ٭

۵۰ ہزار کی خیرات
بانکی پور کے آنریبل مسٹر سنہا کی بیوی نے جو پنجاب کی تھیں۔ انتقال کے وقت وصیت کی کہ ۵۰ ہزار روپے پنجاب یونیورسٹی کو دیئے جائیں۔ یونیورسٹی نے یہ رقم بہ تشکر قبول کر لی ہے۔ اب ایک کمیٹی اس کے خرچ کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوگی ٭

انجنیروں کی کانگریس
آئندہ مہینہ کے شروع میں لاہور کے ٹون ہال میں پنجاب کے انجنیروں کی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)